Registered.

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودھیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲) — مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

انگلینڈ میں قریباً اٹھالیس کروڑ پوسٹ کارڈ سالانہ فروخت ہوتے ہیں۔ **شہر پیرس** کی صفائی کے لئے دو ہزار مرد اور چھ سو عورتیں ملازم ہیں۔ **چین** میں مرغیوں سے مچھلیوں کے انڈے نکلوانے کا کام لیا جاتا ہے۔ **انگلستان** میں ۹۳۴۴ سالانہ ناولیں لکھی جاتی ہیں اور جرمنی میں تعلیمی کتب ۴۴۵ لکھی جاتی ہیں۔ **جنگی** جہازوں میں جو پورٹسمتھ سے ہانگ کانگ تک سفر کرتے ہیں دس ہزار پونڈ کا کوئلہ خرچ ہوتا ہے۔ **لندن** میں فی ایکڑ اکاون آدمی آباد ہیں اور پیرس میں فی ایکڑ ایک سو پندرہ آدمی۔ **پیرس** میں ۲۶۸۵ اخبار ہیں جن میں ۱۴۲ روزانہ ۷۶ ہفتہ وار اور ۸۸ ماہواری ہیں۔ **امریکہ** میں کاغذ کے شہتیر تیار ہوتے ہیں۔ **لودھیانہ** میں آج کل امتحان مڈل ہو رہا ہے اس سال پرچے معتدل تھے۔ **لکھنو** کے جلسہ نیشنل کانگرس میں تمام ۹۰۰ ڈلیگیٹ تھے جن میں سے ۳۱۰ ڈلیگیٹ مسلمان تھے۔ **حضور** نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب قحط زدہ لوگوں کے معائنہ حالات کے لئے حصار تشریف لے جانے والے ہیں۔ **بالکرشن** ہری چاپیکر قاتل پونا کے پکڑوانے کے لئے دس ہزار کا معہودہ انعام بمبئی گورنمنٹ نے نظام پولیس کو دیدیا۔ **سر** ایڈورڈ سائمز ممبری کونسل آئین برما سے مستعفی ہوئے اور مسٹر نارٹن قایم مقام فنانشل کمشنر ان کی جگہ کئے گئے۔ **کونسل** واضع آئین ہند میں مجلس تجارت کلکتہ کی طرف سے مسٹر امین آرتھر صاحب ہی مکرر ممبر منتخب کئے گئے۔

جزیرہ مارشس میں خدمت کے لئے ایک پلٹن مدراس کمانڈ سے بھیجی جاویگی۔ **مہاراجہ** امید سنگھ صاحب والی ریاست کوٹہ نے چندہ جنگ ٹرنسوال کے لئے جیب خرچ سے ۵۰۰۰ دیا۔ **ریاست** بڑودہ میں ٹیکا صاحب نے انٹرنیس پاس کیا خوشی کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ ۴۰۰ غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ **سر** ولیم لاکھارٹ صاحب ملک برما کا دورہ کر کے براہ جزائر انڈمان کلکتہ کو واپس آتے ہیں۔ **ہندوستان** میں امسال چارہ کا ایسا قحط ہے کہ تاریخ ہند میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ **ہندوستان** سے بیس ہزار خاکی وردیاں تیار ہو کر جنوبی افریقہ کو بھیجی جائینگی۔ **ہندوستان** میں خیراتی کاموں پر قحط زدوں کی تعداد تیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ **کرنل** سینڈیگ سابق ملٹری سکرٹری حضور وایسرائے جنوبی افریقہ میں جنرل بولر کے ساتھ میں جا ملے۔ **۴ جنوری** کو جلسہ کانوکیشن پنجاب یونیورسٹی بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ ڈگریاں تقسیم کی گئیں۔ عالی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بحیثیت چانسلر موجود تھے۔ ڈاکٹر جے سایم صاحب نے بہت عمدہ ایڈریس دیا جس میں ڈاکٹر لیٹنر مرحوم کی بڑی تعریف تھی۔ **سرحد** گلگت پر متصل منی مرگ طوفان برفباری سے مسٹر سکاٹ معہ قصف درجن پارٹی کے دیگر مر گئے۔ لاشوں کی تلاش ہو رہی ہے۔ **مہتر** چترال و سرداران ہنزہ و ناگر وغیرہ کلکتہ سے گوالیار کے سیر کو گئے جہاں مہاراجہ صاحب کے مہمان تصور ہونگے۔ **بنارس** میں حضور نظام کی نہایت پرتپاک تواضع و تکریم کی گئی۔ خاندان بنارس کے ساتھ پہلے سے دوستی ہے۔ **جنگ** ٹرنسوال سے متعلق اہل ہند کی عام اظہار وفاداری پر حضور قیصرہ نے بوساطت حضور وایسرائے خوشی ظاہر فرمائی۔ **حضور** لاٹ صاحب ممالک مغربی و شمالی لکھنو سے پرتاپ گڈھ تشریف لے گئے۔ وہاں سے موضع سوامیہ کو جاوینگے جہاں طاعون پھوٹا ہے۔ **مشرقی** بنگال ریلوے پر ڈاک گاڑی آسام و مال گاڑی میں ٹکر ہوئی انجن اور کئی گاڑیاں ٹوٹ گئیں۔ مسافروں کو چوٹیں آئیں۔ عملہ ٹرین کے تین مر گئے دو زخمی ہوئے۔ **کونسل** آئین ہند میں پنچایات تار کا مسودہ قانون سیلکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا جس میں مہاراجہ دربھنگہ بھی چنے گئے۔ **کہتے** ہیں کہ لارڈ کرزن نے امیر صاحب کابل سے ملاقات کے واسطے جانے کے لئے ولایت سے منظوری چاہی ہے۔ **لندن** یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ بی میں ڈبلیو۔ سی۔ بینرجی کی چھوٹی لڑکی کامیاب ہوئی۔ **ڈسوال** (جہلم) میں مشنری صاحبان نے اقرار تک مدرسہ کھول دیا۔ **کیپٹن** پارکر مجسٹریٹ چھاؤنی انبالہ کو دیوانہ بھیڑیئے نے کاٹا۔ علاج کے لئے پیرس تشریف لے جاتے ہیں۔ **مسٹر** ربنٹراپ صاحب انسپکٹر جنرل جنگلات ہند کلکتہ سے احاطہ مدراس کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ **نیشنل** کانگرس میں اگلے سال کے لئے مسٹر ہیوم جنرل سکرٹری اور مسٹر واچا جائنٹ جنرل سکرٹری مقرر ہوئے۔ **اہل ہند** بہت زور دیتے ہیں کہ ہم کو جنگ ٹرنسوال میں بھیجا جاوے اور بنگالی کہتے ہیں کہ ہم کو جنگ ٹرنسوال کی خدمت کے لئے والنٹیر بننے کی اجازت دی جاوے۔ **پونا** کے برہمنوں میں ناٹو برادران کی آزادی پر خوشی کے جلسے ہو رہے ہیں۔ **گورنمنٹ** ہند نے انتظام کیا کو لار کی کانوں کا سونا باہر نہ بھیجا جاوے۔ ہندوستان کی ٹکسالوں میں کام آئیگا۔ **آگرہ** کی پولیس کی بڑی بدنامی ہوئی کہ ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے بعد بھی قابو میں نہیں رکھ سکتی اس معاملہ میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی ہے۔ **پرتاپ گڑھ** (راجپوتانہ) کے موضع بشاخیر میں وبائے طاعون کی مشتبہ وارداتیں ہوئی ہیں۔ **حضور نظام** نے کلکتہ میں حضور وایسرائے سے بے تکلفانہ ملاقاتیں کیں اور کہتے ہیں کہ کلکتہ آنے سے اب گویا حیدرآباد سے باہر

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری سی۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر۔

ایڈیٹوریل:
پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی سی اُپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب

کارسپانڈنٹس:
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ پادری کدارناتھ صاحب منت

امریکہ کے اخبار پبلک لیجر سے معلوم ہوا کہ ۲ دسمبر ۹۹ء کو سلطان فلپائن کے جنرل سے کومین نے ۸۰۰ افسران اور سپاہی اور کئی امریکن سپینش قیدی اور تمام سامان جنگ جو بمقام بامبیون موجود تھا امریکن لفٹنٹ منروب کے سپرد کردیا۔ فلپائن کی سرکشی جاتی رہی اور امریکہ کا تسلط ہر جگہ قائم ہوگیا۔ جنرل اگوئنالڈو کہیں بھاگ گیا اور اگر ملک چین میں پناہ نہ پاسکا تو گرفتار کیا جائیگا ✣ ✣ ✣

دربار لیوی میں ملاقاتیوں کی کثیر تعداد کے لئے جگہ کافی نہیں ہوتی۔ شانہ سے شانہ چھلتا ہے حضور والیسرائے کو گھنٹوں تک کھڑا رہنا پڑتا ہے جب تک کہ ایک ایک ملاقاتی پیش نہ ہو جو نام پکارے جانے پر سلام کر کر چلدیتا ہے۔ اب یہہ اصلاح کی گئی ہے کہ دربار لیوی بجائے ایک کے دو ہوا کریں اور انگریزی حروف ابجد کے حساب سے ملاقاتی پیش ہوا کریں چنانچہ امسال کلکتہ میں اس پر عملدرآمد بھی ہوگیا یعنی دربار لیوی ۲۹ دسمبر اور ۴ جنوری کو ہوا۔ رونق دربار نہایت عالیشان تھی ✣ ✣ ✣

ہم کارکنان اور نامہ نگاران نورافشاں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے سال بھر اپنے فصیح مضامین سے نورافشاں کی پوری پوری مدد کی۔ ہمیں امید ہو کہ آیندہ بھی اسی طرح نظر عنایت فرماتے رہا کریں گے اور جہاں تک ممکن ہو اس قسم کے آرٹیکل لکھیں گے جو ایک یا دو کالموں میں ختم ہوجایا کریں کیونکہ "باقی آیندہ" کا خرخشہ مضمون کے لطف کو کم کردیتا ہو۔ اگر کوئی بڑا مضمون ہوا تو اُسے دو تین نمبروں میں تقسیم کر ڈالا یا ایک ہی مضمون کے دو تین نہایت دلچسپ عنوان بنا ڈالے۔ اس بات کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ زبان شستہ اور ٹکسالی ہو۔ وہ تدابیر لکھئے کہ جن سے بلا سرکاری ملازمت کے نوجوان گذارہ کرسکیں۔ غرضکہ عملی زندگی کے متعلق نہایت مفید مضامین ارسال کیجیئے ✣

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں یہہ التماس ہی کہ جو کچھ نورافشاں نے آغاز سال میں اقرار کیا تھا اس سے زیادہ خدمت کی۔ اہل اسلام اور آریوں نے جو کچھ مسیحی مذہب کی مخالفت میں کفرآمیز کلمات کہے نہایت سنجیدگی اور متانت سے ان کے پورے پورے جواب دئے گئے اور خود انکے مذاہب کے نقص روز روشن کی طرح انکو دکھائے گئے۔ غرضکہ تاریکی کے دور کرنے اور روشنی کے پھیلانے میں خوب کوشش کی۔ گورنمنٹ کی خیرخواہی میں دل و زبان سے نثار رہا منادوں اور واعظوں کا پورا پورا مددگار رہا نیچرل نظم غزل مخمس مسدس ایسی دلچسپ اور دلکش لکھیں کہ انکو دیکھکر ناظرین باغ باغ ہوگئے ہر ایک ملک کے واقعات کو مرقع دکھا کر نہایت محظوظ کیا اور آیندہ بھی آپ کی خدمت پہلے سے زیادہ کوشش اور جانفشانی سے کیجائیگی۔ آپ بھی اشاعت نورافشاں کی ترقی کو مدنظر رکھئے اور حتی الامکان نئے خریدار ہونیکے پیدا کرنے میں کوشش کیجئے کیونکہ ہر قوم اور ہر ملک کی ترقی کا بہت کچھ مدار اخباروں کے پڑھنے پر ہی ✣

تاربرقیاں

لارڈ رابرٹس کے آنے کی خبر سنکر جنرل جوبرٹ نے حکم دیا کہ ہر مقام سے دشمن پر حملہ کرکے آنے سے پہلے قطعی شکست دیں۔ **جرمن** اگنبوٹ موسومہ بندیشر اتھ جو گرفتار کیا گیا ہو اس پر ۵ توپ ۵۰ ٹن گولے ۷۰۰۰ زین اور ۱۲۰ گولنداز سوار تھے۔ اس پر جرمن گورنمنٹ نے اعتراض کیا ہو اور پرتگال کے منسٹر نے بھی جرمن کی تائید کی ہو۔ مگر برٹش حکام کی کارروائی قابل اعتراض نہیں ہو کیونکہ اس پر واقعی ناجائز سامان جنگ لدا تھا۔ اب اس پر گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہو۔ **فری سٹیٹ** کے پریزیڈنٹ سٹاین نے اعلان نافذ کیا ہو کہ آرنج فری سٹیٹ کے قلمرو میں ہر ایک سفید آدمی کو خواہ وہ کسی غیر قوم کا ہو جنگی خدمت ضرور دینی پڑیگی۔ شہر لندن کی طرف سے جو دستہ فوج والنٹیر کا تیار کیا گیا ہو اس کے اخراجات کے چندہ میں مسٹر والڈرف اسٹور نے پانچ ہزار پونڈ دیا ہو ✣ **جنرل فرنچ** کولسبرگ میں پل سڑک کی حفاظت پر مضبوط مورچہ بندی کے ساتھ جمے ہوئے ہیں گو بوئر برابر گولہ باری کرتے ہیں۔ بوئر لوگ سٹارمبرگ سے مولٹنو میں جنرل گیٹکر پر حملہ کرنے کو بڑھے ہیں اور خبر ہو کہ وہاں پر لڑائی ہو رہی ہو۔ **ڈی آر** سے توپخانہ اور فوج پیادہ کی کمک جنرل فرنچ کے پاس بھیجی گئی ✣ اور جنرل فرنچ نے دشمن کو مجبور کردیا ہو کہ پہاڑوں کی کھوہوں میں چھپا رہے۔ **کمبرلی** کی فوج محصور میں مرض بخار پھیل گیا ہو ✣ **موڈر ندی** پر کئی دیسی پکڑے گئے جو بذریعہ اشاروں کے دشمن کو خبریں دیتے تھے۔ **ایک** اور جرمن اگنبوٹ موسومہ جنرل ناجائز سامان کے شبہ میں عدن میں روکا گیا تلاشی لی گئی ✣ **کہتے** ہیں کہ لیڈی سمتھ سے ۲ سوار نکل بھاگے اور کرنل روڈز اور مسٹر جیمس بھی ان میں شامل تھے۔ **فرائرکیپ** سے خبر آئی کہ ۵ ڈائٹ کے لوگوں کی بوچھاڑوں سے دشمن کے مورچے خستہ ہوگئے اور وہاں سے حرکت کرنا چاہتا ہو۔ **ملکہ** سوازی لینڈ مرگئی۔ شاہ کے بعد اس قدر جلد مرنا خالی از علت نہیں برادر شاہ کو ظالم بتلاتے ہیں۔ **میفکنگ** کی خبر۔ ۸۰ برٹش سپاہیوں نے بوئر قلعہ پر زور حملہ کیا بوئر مضبوط تھے لہذا پیچھے ہٹنا پڑا اور ہمارے ۲۴ قتل ۲۳ زخمی ہوئے۔ **کرنل بیڈن پاول** نے ۲۶ دسمبر کو ۲ توپ ۳ سکواڈرن ایک زرہ پوش ٹرین سے دشمن کے مقام پر حملہ کیا باوجود اعلیٰ شجاعت اور مردانگی کے دشمن پر غالب نہ آسکے اور آخر ہٹ گئے۔ برٹش کے ۱۰ قتل ۲۰ زخمی ہوئے۔ یہہ خبر کہ لارڈ گیونڈش اور لارڈ سیسل اور بجنگ میفکنگ میں مجروح ہوئے تھے بوئروں نے اڑائی تھی محض غلط نکلی ✣

اچانک آواز

جبکہ ہم اپنے اپنے کام و کاج میں حسب معمول مشغول ہوتے ہیں خوشنما طور سے اچھی طرح راضی خوشی رات کو اپنے آرام کے بستروں پر سو جاتے ہیں اور خیر و عافیت سے صبح کو پلنگ سے اُٹھتے ہیں تو کوئی شخص دفعتاً آنکلتا ہے اور غمزدہ اور اُداس چہرے اور غمناک آواز سے کہنے لگتا ہے کہ کیا آپ نے سُنا ہے کہ فلاں "مرگیا" یا "کوچ کرگیا" "رحلت فرماگیا" یا "مرگ باش" ہوگیا۔ ہم تعجب سے کہتے ہیں۔ ہیں؟ کب؟ تب وہ بتاتا ہے۔ اور ہم افسوس کرنے لگتے ہیں۔ اور اگر دوست اور عزیز ہو تو آنسو بھی بہ نکلتے ہیں۔ بعض دفعہ جبکہ ہم خوشی بخوشی گھر بیٹھے ہوتے ہیں تو ڈاک میں کوئی کالا لفافہ آجاتا ہے جس میں کسی دوست پیارے اور عزیز کی موت کی خبر آجاتی ہے یا تار خبر پہنچتی ہے کہ ہمارا فلاں عزیز اس جہان سے سفر کرگیا تو ہم اس کے پاتے اور مطالعہ کرتے ہی ششدر رہ جاتے ہیں اور رنج والم اور غم سے بھر جاتے ہیں۔ اور کہنے لگتے ہیں کہ چند روز ہوئے کہ ہم نے اس کو یہاں یا وہاں۔ یہہ کام کرتے یا وہ کام کرتے دیکھا۔ کیا وہ اتنی جلد مرگیا؟ اور پوچھنے لگتے ہیں کہ اس کو کیا ہوا تھا؟ موت کی خبر سچ مچ اچانک آواز ہے۔ کیونکہ موت کا درحقیقت کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ اگر یہہ بڑھاپے کے ایام میں لوگوں پر حملہ آور ہوتی تو اتنی خوفناک اور ڈراونی نہ ہوتی کہ جتنی اب ہے کیونکہ اس حالت میں اس کا وقت مقررہ سمجھا جاتا۔ لیکن اب اس کے لئے بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا تینوں یکساں برابر ہیں کبھی کسی کو کھلتے پھول ہی کی صورت میں عین عالم شباب میں قلم کر لیتی ہے۔ کسی کو بند کلی کی طرح بچپن ہی میں توڑ ڈالتی ہے اور کسی کو نہایت عمر رسیدہ ہونیکے بعد دیر کے بعد ہاتھ لگاتی ہے۔ غرض یوں تو سب کو گور کے دروازے کے اندر لے جاتی ہے کسی کو کسی وقت اور کسی کو کسی وقت اور وقت اور بے وقت کی اس کو ذرا بھی تمیز نہیں سُننے والوں کے لئے تو گویا موت کی خبر ہمیشہ ایک اچانک آواز معلوم دیتی ہے مگر بعض بلکہ اکثر دفعہ مرنے والوں کے لئے اس کی آمد ایسی بے معلوم ہوتی ہے کہ ان کو مطلق اپنے مرنے کی نسبت خیال و وہم نہیں ہوتا ہے اور تا دم مرگ وہ دنیا کے فکروں میں اُلجھے معلوم ہوتے ہیں۔

یہہ اچانک آواز سب کے لئے ہے۔ کیونکہ کل بنی آدم کے حصے میں موت لاحق ٹھہر چکی ہے۔ اور گناہ کی مزدوری کے صلہ میں انسان کو ملی ہے اور تاقیامت اب اس کی سلطنت برقرار رہیگی۔ اور اس کی بادشاہت کو معدوم کرنے والی کوئی حکمت و قدرت کارگر نہ ہوگی۔ قضاء الٰہی کو کون ٹالے؟ مگر زندگی کی تُرہی پھونکنے تک تب سب مُردگان جلائے جاویں گے۔ اگرچہ دیندار اور بیدین دونوں کو یکساں یہہ سنجیدہ موقعہ دیکھنا پڑتا ہے مگر دونوں کی موت میں بڑا فرق دیکھنے میں آتا ہے۔

دیندار کی موت میں کئی باتیں پائی جاتی ہیں (۱) تیاری (۲) انتظاری دیدار الٰہی (۳) تسلی (۴) امید (۵) فتح۔

بیدین کی موت میں اس کے برخلاف ذیل کی حالت ہوتی ہے (۱) خوف (۲) نا امیدی (۳) بےچینی (۴) ہلاکت۔

جبکہ موت کی خبر سُنی جاوے تو زندوں پر واجب ہے کہ فوراً اپنی موت کے دن کو خیال میں لاویں اور اپنی زندگی کی روشوں کی پڑتال کریں۔ اگر خدا کی راہ سے گمراہ ہوں تو آناً فاناً اس کی اصلاح کریں تاکہ بہبودی عاقبت کے لئے انکو وہ موقعہ سودمند ہو۔

راقم

جے۔ ایس

رائکوٹ

تثلیث فی التوحید کی تعلیم کی نسبت قدیم مسیحیوں کے یہودیوں وغیرہ اقوام کی

شہادتیں یسعیاہ ۴۸: ۱۶

یہہ مضمون ڈاکٹر ڈرویٹ صاحب کی کتاب علم الٰہی کی ۱۷ ویں سرمن کا ترجمہ ہے۔

اس تعلیم کا ثبوت محض کلام الٰہی سے حاصل کرنا لاریب و بےشبہ ضرور ہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے ایسی عجیب تعلیم پیش کی جاتی ہے تو بالطبع ہم اس امر کی تلاش کرتے ہیں کہ اس تعلیم کی نسبت اور لوگوں نے خصوص جو ہمارے زمانہ سے پہلے گذرے ہیں یعنے قدیم مسیحیوں اور یہودیوں نے کیا خیال کیا ہے۔ اگر یہہ تعلیم تثلیث اس زمانہ موجودہ میں کسی شخص کے ذریعہ سے پہلے پہل کلام الٰہی سے دریافت کی گئی ہوتی تو وہ الفاظ جن سے یہہ تعلیم اخذ کی جاتی وہ ہمیشہ ویسی ہی تصور کی جاتی اور بلاشبہ اس امر پر تعجب ہوتا کہ وہ آئتیں جو ہماری رائے میں صاف صاف اس تعلیم کو ثابت کرتی ہیں کیوں اوروں نے ان کو اسی طور پر نہیں سمجھا جیسا کہ ہم نے سمجھا۔ اور کچھ عجب نہیں کہ ہم بھی ان آئتوں کی نسبت اپنی تفسیر کی صحت پر شک کرنے لگتے۔ اگر ہم کو یہہ امر معلوم ہو جاتا کہ یہودی پُرانے عہد کی ان آیات کو اور عیسائی انجیل کی ان آیات کو زمانہ قدیم میں بالکل دوسرے طور پر سمجھتے تھے۔ اور اگر اس قسم کے واقعات خدانخواستہ پائے جاتے تو میرے خیال میں ہم بالطبع اپنے طریق تفسیر پر شک کرنے لگتے کیونکہ ہم یہہ بات آسانی سے یقین نہیں کرسکتے کہ یہودی کلیسیا ہمیشہ سے اس تعلیم سے ناواقف و ناآشنا تھی جو کہ درحقیقت نبیوں سے سکھلائی گئی تھی۔ اور نیز ابتدائی

مسیحی کلیسیا اس امر سے ناواقف رہ سکتی تھی اگر فی الحقیقت یہہ تعلیم رسولوں اور حواریوں سے سکھلائی گئی تھی۔ یہہ امر صریح و صاف ہے کہ وہ وقت جس میں وہ لوگ موجود تھے جن سے اس امر کی اپیل کی جاتی ہے نہایت ہی قدر و منزلت کے قابل ہے اور نیز ان گواہوں کا چال چلن۔ جس قدر گواہ قدیم ہونگے اسی قدر ان کی گواہی قابل یقین ہوگی۔ اور اس قسم کی شہادت اگر قدیم ہو اور صاف و قطعی ہو تو اس میں شک نہیں کہ ہر ایک سچے و ذی عقل متلاشی کو قابل اطمینان ہوگی۔ اس معاملہ میں غیر اقوام کی شہادت قابل توجہ ہے۔ اگر ہم کو قدیم غیر اقوام کے مذاہب سے یہہ امر معلوم ہو کہ انہوں نے عموماً کلام الہی سے بغیر واقف ہوئے تثلیث کی تعلیم کو جس میں وحدت بھی ہے اور جو ایک حیثیت سے ایک اور دوسری حیثیت سے تین قبول کیا اور مانا ہے تو ہم آسانی سے اس نتیجہ سے گریز نہیں کر سکتے کہ انہوں نے اس تعلیم کو ایک ہی منبع سے حاصل کیا ہے اور وہ منبع الہام ہے۔ میرے خیال میں یہہ تعلیم انسانی خیال کی پہنچ سے باہر ہے۔ اور علاوہ بریں اس امر کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی کہ وہ کسی انسان سے ایجاد کی گئی ہو۔ بلکہ زیادہ تر قیاس اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ انسان سے اتنی زیادہ مختلف اقوام اور وحشیانہ حالت میں ایجاد نہیں کی جا سکتی ؛

لہذا اس تعلیم کا منبع ضرور ہے کہ ایک ہو اور وہ الہام ہے۔ اور وہ فرقوں کے باہم جدا ہونے سے پہلے ان کے درمیان موجود رہا ہو۔ آیت مذکورہ بالا میں ایک شخص اپنی نسبت بیان کرتا ہے کہ میں نے پوشیدگی میں ابتدا سے کلام نہیں کیا۔ اس وقت سے جبکہ زمانہ موجود ہوا میں موجود ہوں۔ اور اب خداوند خدا نے (اصل زبان میں خداوند یہوواہ نے) اور اس کی روح نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ شخص جو اس آیت میں متکلم ہے دوسری آیت میں یہوواہ رب الافواج کہلاتا ہے اور بارھویں آیت میں وہ کہتا ہے میں وہ ہوں میں اول و آخر ہوں میرے ہاتھ نے زمین کی بنیاد ڈالی ہے اور میرے دہنے ہاتھ نے آسمانوں کو پھیلایا ہے۔ جب میں انہیں بلاتا ہوں وہ کھڑے رہتے ہیں۔ وہ شخص جو آیت میں متکلم ہے یہوواہ رب الافواج ہے۔ اول و آخر۔ زمین و آسمان کا خالق و مالک۔ اور یہہ شخص کہتا ہے کہ اب خداوند یہوواہ اور اس کی روح نے مجھے بھیجا ہے (ریوائزڈ ورشن میں اس طور پر ہے۔ خداوند یہوواہ نے مجھے اور اپنی روح کو بھیجا ہے) بشپ لوتھیہ اس آیت کی تفسیر پر آریجن سے مندرجہ ذیل اقتباس پیش کرتے ہیں "وہ کون ہے جو یشعیاہ میں کہتا ہے" اب خداوند یہوواہ نے مجھے بھیجا ہے اور اس کی روح نے۔ جس میں طرز بیان کسی قدر مبہم ہے۔ کیا یہہ باپ اور روح پاک ہے جس نے عیسیٰ کو بھیجا ہے؟ یا باپ ہے جس نے یسوع اور روح کو بھیجا ہے؟ یہہ موخرالذکر صحیح تفسیر ہے۔ آریجن کی رائے ٹھیک معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہم کلام میں کسی جگہہ نہیں دیکھتے کہ مسیح روح سے بھیجا گیا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے جابجا یہہ پڑھتے ہیں کہ دونوں روح اور یسوع باپ سے بھیجے جاتے ہیں۔ جو آیت میں خداوند یہوواہ کہلاتا ہے۔ ہمارے موجودہ موقعہ و محل کے لئے اس قسم کا تفسیری اختلاف بالکل غیر ضروری ہے (یعنے ہمارے مطلب کے لئے خلل انداز نہیں ہے) خواہ روح بھیجے یا بھیجی جاوے وہ دونوں حالتوں میں زندہ ایجنٹ ہے۔ پس آیت مذکورہ میں تثلیث کی تعلیم کا ذکر صاف صاف پایا جاتا ہے۔ اب ہم اس امر کو تحقیق کریں گے کہ یہہ تعلیم ان اطراف سے کہاں تک تصدیق پاتی ہے جنکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ان شہادتوں میں سے جن کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے میں بشپ بل Bishop Bull ڈاکٹر جیمیسن Dr Jamison مسٹر مارس Maurice اور النشیک تحقیقات کا خاص کر مقروض ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کی تعداد کافی ہے اور ان کا بیان بہت ہی صاف و صریح ہے۔ اور وہ شخص جو سچائی کے قبول کرنے کا دل رکھتا ہے ان شہادتوں سے کامل اطمینان پا سکتا ہے

(۱) مسیح کی پیش ہستی یا قدیم ہستی کی نسبت مندرجہ ذیل شہادتیں کافی سمجھی جاوینگی ؛

(۱) جسٹن مارٹر Justin Martyr

جو ۱۴۰ء میں موجود تھا اور پہلی صدی کی خاتمہ پر پیدا ہوا تھا۔ خداوند مسیح کی نسبت یہہ بیان کرتا ہے کہ "وہ شخص جو ابراہیم پر ممری کے بلوط کے تلے ظاہر ہوا مسیح تھا اور یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ شخص اس جگہہ یہوواہ رب الافواج کہلاتا ہے جس سے ابراہیم صدوم اور عامورہ کی نسبت التجا کرتا ہے اور جو دوسرے باب میں ان شہروں اور گرد نواح کے میدانوں پر گندھک اور آگ برساتا ہے مسیح تھا۔ وہ یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ پر جو جھاڑی میں ظاہر ہوا مسیح تھا ؛

(۲) آرینیس Irenaeus جو ۱۸۰ء میں موجود تھا یہہ بیان کرتا ہے کہ بہتوں نے مسیح کی مثل خدا کے عبادت کی اور وہ زندوں کا خدا تھا۔ اور زندہ خدا تھا۔ اور اس نے موسیٰ سے جھاڑی میں کلام کیا۔ بعد کو اسی شخص نے صدوقیوں کی تعلیم کی جو مردوں کی قیامت کے منکر تھے تردید کی۔ وہ یہہ بھی کہتا ہے کہ ابراہیم نے الہی سچائی لوگاس یا کلام خدا سے حاصل کی ؛

(۳) تھیوفلس Theophilus ساکن انطاکیہ جو ۱۸۱ء میں موجود تھا یہہ بیان کرتا ہے کہ مسیح الہی ذات یعنے خدا کی صورت میں آدم پر بہشت میں ظاہر ہوا اور آدم سے ہم کلام ہوا ؛

(۴) کلیمنس۔ الگزنڈرنیس۔ Clemens



Alexandrinus جو ۱۹۴ء میں موجود تھا یہہ بیان کرتا ہو کہ مسیح اگلے احکام و شریعت کا دینے والا تھا اور پُرانا عہد و نیا عہد دونوں ایک ہی چشمہ سے نکلے ہیں؛

(۵) ٹرٹلین Tertullian بیان کرتا ہو کہ یہہ خدا کا بیٹا تھا جو موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور ہر زمانہ میں خدا ہو کر ظاہر ہوتا رہا۔ اس نے بابل کے برج کو گرا دیا اور زبانوں میں تفرقہ ڈالا اور صدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ برسائی وہ اسے خداوندوں کا خداوند کہتا ہو اور بیان کرتا ہو کہ وہ ہی اکیلا آدم کے وقت سے بزرگوں اور نبیوں کے زمانہ تک انسانوں سے ہم کلام ہوتا رہا۔ اور رویتوں اور خوابوں میں ظاہر ہوتا رہا اور خدا نے کسی سے کلام نہیں کیا سوا اس کلمہ کے جو آخری زمانہ میں مجسم ہوا؛

(II) قدیم کلیسیا کے عقیدہ میں مسیح خدا تھا مندرجہ ذیل شہادتوں سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہو؛

(۱) کلیمنٹ Clement جو حواریوں کا ہم خدمت تھا مسیح کو "خدا کی عظمت کا عصا" کہتا ہو اور یہہ بھی بیان کرتا ہو کہ یہہ اس کے اختیار میں تھا کہ وہ بڑی حشمت اور اقتدار کے ساتھ اس دنیا میں آتا مگر اس نے نہ چاہا؛

(۲) پولیکارپ Polycarp نے جو یوحنا رسول کا شاگرد تھا اپنے شہید ہوتے وقت دعا کے آخر میں یوں کہا "میں ساری چیزوں کے لئے تیرا شکر بجا لاتا ہوں اور تجھے مبارکباد کہتا ہوں اور تیری تقدیس کرتا ہوں اس ازلی اور آسمانی یسوع کے ساتھ جس کے ساتھ تجھے اور روح القدس کو اب سے لیکر ابدالآباد تک جلال ہووے؛

(۳) جسٹن مارٹر Justin Martyr یہہ بیان کرتا ہو کہ "مسیح جو خدا کا کلام مولود اول ہو اسی طرح موجود تھا جس طور پر کہ خدا موجود ہو۔ اور کہ وہ خدا کا بیٹا ہو کر خداوند اور خدا ہو اور کہ وہ اسرائیل کا خدا تھا" وہ یہہ بھی کہتا ہو کہ ہم غیر مولود اور نادیدنی خدا کے کلام کی پرستش کرتے اور پیار کرتے ہیں اور پھر اس کی (یعنے باپ کی) اور بیٹے کی جو باپ سے نکلا۔ اور نبوتی روح کی (یعنے روح پاک کی) پرستش کرتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ اس تعلیم کو ٹریفو جو یہودی اور بزرگ جسٹن کا سخت مخالف تھا تسلیم کرتا ہو کہ مسیحیوں کی عموماً یہہ تعلیم تھی؛

(۴) سمرنا کی کلیسیا نے اپنے خط میں جو اور کلیساؤں کو پولیکارپ کے شہید ہونے کی نسبت لکھا اور جس میں مذکورہ بالا حمدیہ جملہ اقتباس کیا گیا ہو یوں لکھا گیا ہو "ہم مسیح کو ہرگز ترک نہیں کر سکتے اور نہ کسی دوسرے کی پرستش کر سکتے ہیں کیونکہ ہم اس کی پرستش کرتے ہیں جو خدا کا بیٹا ہو؛

(۵) اتھاناغورث Athenagoras یوں لکھتا ہو کہ کلمہ خدا کا بیٹا ہو اور ہم جو خدا کی منادی کرتے ہیں خدا باپ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی منادی کرتے ہیں اور باپ اور بیٹا اور روح القدس ایک ہیں؛

(۶) تاثین Tatian انطاکیہ کا بشپ جو ۱۶۲ء میں تھا یوں کہتا ہو کہ "ہمارا بیان یہہ ہو کہ خدا انسانی صورت میں پیدا ہوا؛

(۷) ملیٹو Melito ساردیس کا بشپ جو ۱۷۰ء میں تھا یوں کہتا ہو کہ "ہم ایک خدا کے پرستار ہیں جو سب سے پہلے اور سب میں ہو اور اپنے مسیح میں جو سچا خدا اور ازلی کلمہ ہو؛

(۸) تھیوفلس Theophilus انطاکیہ کا بشپ یوں کہتا ہو "تین دن آسمانی نیّروں کی پیدایش سے پیشتر تثلیث کو ریپرزنٹ Represent کرتے ہیں۔ خدا۔ اس کے کلمہ اور اس کی دانائی کو؛

(۹) کلیمیس الگزینڈرینیس Clemens Alexandrinus مسیح سے دعا مانگتا ہو اور کہتا ہو۔ بیٹا اور باپ دونوں ایک خداوند بخشیں کہ ہم بیٹے اور باپ کی روح القدس کے ساتھ ستایش کریں۔ تین ایک میں اور جن میں ساری چیزیں ہیں اور جن کے وسیلہ سے ساری چیزیں ایک میں ہیں۔ جن کے وسیلہ سے ازلیت ہو۔ جن کے وسیلہ سے ہم اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں جو سب اچھی چیزوں میں موجود ہو۔ اور جو دانائی کل اور راستی کل ہو۔ اسی کو جلال اب سے ہمیشہ تک ہو؛

(۱۰) ٹرٹولین یوں کہتا ہو "مسیح کا نام ہر جگہ قبول کیا جاتا ہو اور ہر جگہہ اس کی پرستش ہوتی ہو۔ ان سب قوموں کے درمیان جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہو وہ ہر جگہہ سلطنت کرتا ہو اور ہر جگہہ اس کی عبادت ہوتی ہو۔ وہ سب کے لئے بادشاہ اور منصف اور خدا اور خداوند ہو۔ دیکھو اب سے ساری قومیں نادانی کے گڑھے سے نکلکر خداوند خدا کی طرف اور خدا اپنے مسیح کی طرف رجوع لاتی ہیں۔ وہ یہی کہتا ہو کہ ٹائبریس نے ان باتوں کی نسبت جو مسیح کی الوہیت کی سچائی کو ظاہر کرتی ہیں پیلیٹس سے دریافت کیا؛

یہہ تمام شہادتیں پہلی دو صدیوں کی تھیں۔ اب ہم چند بے شمار شہادتوں میں سے پچھلی صدیوں کی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں؛

آریجن کی شہادت کا کسی قدر متن کی آیت کے متعلق ذکر کیا گیا تھا وہ یہہ بھی کہتا ہو کہ ہم مسیحی ایک ہی خدا باپ اور بیٹے کی پرستش کرتے ہیں۔ اب تم کو معلوم رہے کہ باپ اور بیٹے کی قدرت مطلق ایک ہی ہو کیونکہ وہ باپ کے ساتھ ایک ہی خدا اور خداوند ہو۔ سنو یوحنا رسول مکاشفات میں کیا فرماتے ہیں۔ خداوند یہہ فرماتا ہو

جو ہو اور جو تھا اور جو آنے والا ہو قادر مطلق ہو کیونکہ کون قادر مطلق ہو جو آنے والا ہو۔ مگر مسیح۔ وہ مسیحیوں سے یہہ ذکر بھی کرتا ہو کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس ایک ہی خدا ہیں۔ اور گو یہہ تعلیم مشکل اور سمجھ سے بالا ہو ان لوگوں کے لئے جو ایمان سے نہیں سنتے یا مسیحی نہیں ہیں۔ بپتسمہ کی رسم میں ہم ایک خدا کا اقرار کرتے ہیں جو باپ۔ بیٹا اور روح القدس ہیں۔ آریجن ۲۳۰ء میں تھا ؛

(۲) سائپرین Cyprian کارتھج کا بشپ جو ۲۴۸ء میں تھا یہہ کہتا ہو مسیح ہمارا خدا ہو ان سب کا جو ایمان لاتے ہیں ؛

(۳) کونسل انطاکیہ جو ۲۶۹ء میں فراہم ہوئی اپنے خط میں یہہ بیان کرتی ہو تمام کلیساؤں میں وہ خدا مانا جاتا ہو جس نے اپنے تئیں خالی کیا۔ یا اپنے تئیں خدا کی برابری کی حالت سے پست کیا۔ اور جسم کے رو سے داؤد کی نسل سے انسان بنا ؛

(۴) یوسبیس Eusebius جو مشہور دینی مورخ ہو اور جو ۳۱۵ء میں تھا یہہ یوں بیان کرتا ہو کہ "پلاطوس نے مسیح کے معجزات کی نسبت اپنے ایک خط میں جو ٹبریاس کو لکھا تھا یوں کہتا ہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اٹھا اور کہ وہ بہت سے آدمیوں سے خدا مانا جاتا ہو"

چند دیگر اقوام کی شہادتیں مندرجہ ذیل ہیں

(۵) چھوٹا پلینی Pliny اپنے خط میں جو ٹرجان شہنشاہ کو لکھتا ہو یوں کہتا ہو کہ بعض مسیحی جن کا اظہار اس نے خود لیا تھا یہہ کہتے تھے کہ ایک معین دن پر وہ آپس میں صبح تڑکے جمع ہونے کے عادی تھے۔ اور باری باری مسیح کی تعریف میں گیت گاتے تھے جیسے کسی خدا کی تعریف میں گاتے ہیں" یہہ خط اغلب ہو کہ ۱۱۰ء میں لکھا گیا ؛

(۶) سیلس Celsus ایک نامی اپیکیورین فلاسفر اور مسیحیوں کا مخالف ان پر اس بات کا الزام لگاتا ہو کہ وہ مسیح کی پرستش کرتے تھے جس کے حق میں (یعنے مسیح) وہ کہتا ہو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ظاہر ہوا تھا اور جس کو وہ خدا کا خادم کہتا ہو۔ یہہ سیلس ۱۷۶ء میں موجود تھا ؛

(۷) لیوشن Lucian جو اسی زمانہ کا تھا اور مشہور فلاسفر اس فرقہ کا تھا اپنی مشہور گفتگو (ڈائی لاگ) فلوپیٹرس Philopatris میں جو عموماً اس سے منسوب کی جاتی ہو (بعض مسیحیوں کی نسبت یہہ کہتا ہو کہ "نہایت بزرگ خدا کی قسم کھاتے۔ بزرگ ابدی باپ کا آسمانی فرزند۔ روح جو باپ سے نکلتی تین میں سے ایک اور ایک میں سے تین ؛

(۸) ہیروکلس Hierocles جو ۳۰۳ء میں ایک غیر قوم فلاسفر تھا یوں کہتا ہو کہ "مسیحی چند معجزوں کے باعث سے مسیح کی نسبت یہہ شہرت دیتے ہیں کہ وہ خدا ہو۔ ان شہادتوں کی بنا پر میں صرف ایک ہی سوال پوچھتا ہوں کہ کوئی شخص جس کے سامنے یہہ شہادتیں موجود ہوں ایک لمحہ کے لئے اس امر کا شک کر سکتا ہو کہ مسیحی کلیسیا اپنے ابتدائی زمانہ میں باپ بیٹے اور روح القدس کی پرستش کرتے اور مانتے تھے کہ وہ ہی اکیلا زندہ اور سچا خدا ہی ؛

مسیحی کلیسیا کی شہادتوں کی ذیل میں ہم یہودی کلیسیا کی شہادت پیش کرتے ہیں ؛

(۱) فلو Philo سکندریہ کا مشہور یہودی جو خداوند مسیح کی پیدایش سے پیشتر تھا لوگاس (یعنے کلمہ) کو ازلی کلمہ بتلاتا ہو اور نیز یہہ کہتا ہو کہ "وہ ضرورتاً ازلی ہو اور نادیدنی خدا کی صورت ہو" اس کے آگے وہ یہہ کہتا ہو کہ "وہ جو ہو اپنی ہر دو طرف نہایت نزدیکی والی قوتوں سے گھرا ہوا ہو ان میں سے ایک خلق کرنے والی طاقت ہو۔ اور دوسری شاہانہ۔ قوت خالقیت خدا ہو جس کے ذریعے اس نے دنیا کو پیدا کیا اور اسے آراستہ کیا۔ شاہانہ خداوند ہو۔ وہ جو وسط میں ہو اس کی دونوں قوتوں سے اس طور پر گھرا ہو کہ امتیاز کرنے والے دل پر کبھی ایک صورت کو اور کبھی تینوں کو ظاہر کرتا ہو۔ کلمہ کی نسبت کہتا ہو" کہ وہ جو مولود ہو اپنے باپ کی راہوں کی تقلید کرتا ہو اور اس کے اصلی نمونہ کو یاد رکھکر صورتیں بناتا ہو یعنے مادی صورتیں۔ وہ کلمہ کو اکثر الہی کلمہ کہتا ہو اور اس کو دنیا کا حاکم بتلاتا ہو۔ وہ یہہ بھی کہتا ہو کہ خدا اپنی ساری چیزوں کو انصاف کاملہ سے سنبھالتا ہو اور ان کے اوپر اسی نے اپنے راستباز لوگاس کو جو اس کا اکلوتا بیٹا ہو مقرر کیا ہو۔ پیدا شدہ چیزوں کے زمانہ کو اس علت سے منسوب کرتا ہو کہ وہ اس سے بنائی گئیں جو قایم رہتا اور کسی حالت میں تبدیل نہیں ہوتا یعنے الہی کلام۔ پھر وہ اس کلمہ کو فرشتہ اور خدا کے ایک نام سے پکارتا ہو پھر انسان بھی کہتا ہو ابتدا و ازلی صورت۔ نہایت قدیم فرشتہ۔ سب سے بزرگ فرشتہ جس کے بہت سے نام ہیں۔ اس دنیا کا سردار کاہن۔ پھر یہہ کہتا ہو کہ اُس کا سر تیل سے مسح کیا گیا ہو ؛

کلدی ترجمین اور دیگر یہودی مفسرین اس مضمون پر اسی قسم کا بیان کرتے ہیں وہ عبرانی لفظ ممرا Memra کی نسبت جو یونانی زبان میں Logos ترجمہ ہوا ہو۔ اور انگریزی میں کلمہ۔ یہہ کہتے ہیں "کلمہ خدا کے سامنے سے" یا جو خدا کے سامنے ہو" وہی نجات دہندہ اور اکیلا مولود اور خالق ہو۔ وہ کہتے ہیں "خدا کے کلام نے فرمایا" دیکھو آدم جسے میں نے خلق کیا دنیا میں اکیلا مولود ہی جس طرح سے آسمانوں کے

آسمان پر میں اکیلا مولود ہوں" انہوں نے پیدایش ۳ باب ۸ آیت کو جسمیں یہہ رقوم ہو کہ "انہوں نے خداوند خدا کی آواز کو جو باغ میں پھرتا تھا یوں ترجمہ کیا ہو کہ انہوں نے خداوند خدا کے کلمہ کو سُنا"۔ بعض یہودی مفسرین یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ آواز تھی جو باغ میں پھرتی تھی۔ ان میں سے ایک یہہ کہتا ہو کہ ہمارے پہلے والدین نے گناہ کرنے سے قبل خدا کے جلال کو دیکھا جو ان سے باتیں کرتا تھا۔ لیکن بعد گناہ کے انہوں نے صرف آواز کو پھرتے ہوئے سُنا۔ فلو اور یونیتھن دونوں یہہ کہتے ہیں کہ یہہ خدا کا کلمہ تھا جو حاجرہ پر ظاہر ہوا تھا۔ پھر یونیتھن یہہ کہتا ہو کہ خدا اسرائیل کی دعا اپنے کلمہ کے وسیلہ سے قبول کریگا۔ یرمیاہ ۲۹: ۱۴ کی تفسیر میں وہ یہہ کہتا ہو کہ میں تم کو اپنے کلام کے وسیلہ سے ملونگا"۔ یروسلم کے تارگم میں ہو کہ ابراہیم نے خداوند کے کلمہ کے نام میں جو دنیا کا خدا ہو دعا مانگی۔ پھر یونیتھن یہہ کہتا ہو کہ خدا اپنے کلمہ کے وسیلہ سے اپنی زمین اور اپنے لوگوں کے لئے کفارہ کریگا۔ حتیٰ کہ ایک گروہ کا جو خدا کے کلام کے وسیلہ سے بچائی گئی۔ زبور ۱۱۰: ۱ آیت کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں۔ خداوند نے اپنے کلام سے کہا "بجائے میرے خداوند کے" جو کہ Original اصلی کتاب میں ہو ؛

راقم۔ جی۔ ایم۔ مین پوری

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۲۴۔ ہندو ۱۰۔ کل ۳۴۔
تعداد اموات مسلمان ۲۳۔ ہندو ۵۔ کل ۲۸۔
از ابتدائے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء
لغایت ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

مسیح کی تعلیم

بقیہ بارھواں باب

مسیح کی تعلیم کلیسیا کی بابت

وہ کہتا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ بہت عرصہ سے اس پر سوچ کرتا تھا اور اس کی بھاری قدر اس کی پیشین گوئی کی بات سے بھی صاف معلوم ہوتا ہو جیسا اس نے کلیسیا کے ذکر کرنے کے وقت بتایا کہ اس کا زوال اور تباہی کبھی نہ ہوگی اور "دوزخ کا اختیار اس پر نہ چلیگا"

لفظ "کلیسیا" کا معنے "لوگوں کی جماعت" سے مراد ہو۔ یہہ لفظ خدا کے قدیم اسرائیلی لوگوں کے بیان میں یوں آتا ہو (۱ تواریخ ۲۸: ۸) اور اس سے مسیح کا ارادہ ہماری سمجھ میں یہہ تھا کہ وہ ایک خاص قوم کو بُلاتا تھا اور ایک مقدس فرقہ مقرر کرتا اور جیسے اسرائیلی لوگ پُرانے عہدنامہ میں خدا کے گواہ تھے ویسے ہی نئے عہدنامہ کے زمانہ میں کلیسیا خدا باپ اور مسیح کے ارادے کو پورا انجام دیتی ہو ؛

اب دریافت کرنا چاہئے کہ کلیسیا کے ہونے کی کیا غرض تھی ؟ اور اس کی کیا ضرورت تھی۔ مسیح نے کون سے نیک مطلب کیلئے اسکو قایم کیا ؟

کلیسیا کی ضرورت انسان کی ذاتی طبیعت اور خاصیت پر موقوف ہو۔ جب آدمی اکیلا رہتا ہو تو وہ نیکی کی اصل خوبیاں اور نیکی کرنے کی کامل طاقت حاصل نہیں کرسکتا ہو۔ انسان کی اصل ترقی شراکت اور یگانگت پر منحصر ہو اور اس دیدنی اور جسمانی خلقت میں اگر روحانی اور نادیدنی باتیں ظاہر اور سچی علامتوں کے ذریعہ سے آدمی کی آنکھوں کے سامنے پیش ہو دیں تو وہ اکثر آدمی کے دل پر زیادہ اثر کرتی ہیں۔ چنانچہ انسان کی ذاتی طبیعت کے مطابق کلیسیا ایک جماعت ہو جس سے خدا کی بادشاہت جاری اور نمودار ہووے۔ کلیسیا دو وسیلوں سے اپنی مراد کو انجام دیتی ہو۔ پہلے اس عظیم مبارکبادی سے جو ممبروں کی سچی شراکت سے حاصل ہوتی ہیں اور دوسرے اس شراکت کی قدرت اور اختیار سے وہ دنیا پر تاثیر ڈالتی ہو لیکن خیال کرنا چاہئے کہ اگر کلیسیا سوا اس کے دوسری غرض اور معنے نہیں رکھتی تو ہم اس کو الٰہی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہوگی تو بھی ہم اس کو دوسری دنیاوی جماعت کے برابر سمجھیں۔ مسیح کے کہنے سے اگرچہ وہ بہت کم اس کا ذکر کرتا تھا تو بھی یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ اس کو ایک خاص الٰہی درجہ دیتا تھا اور اس کو آسمانی قدرت دینے کا وعدہ کرتا ہو ؛

(۱) اول اس کی بنیاد الٰہی ہو اس جماعت کا شروع اسی طرح سے نہیں ہوا جیسا کہ لوگ ایک دوسرے کیطرف جاتے ہیں جبکہ ان کی ایک ہی غرض اور ایک ہی اعتقاد ہو بلکہ مسیح اس کا الٰہی بانی اور معمار ہو۔ چنانچہ وہ کہتا ہو کہ "میں اپنی کلیسیا بناؤنگا" اس دعویٰ کے مطابق ہر ایک جو مسیحی ہو کسی کلیسیا میں شامل ہونے یا نہ شامل ہونے میں اس کی مرضی اور اختیار نہیں مسیح کا بندہ ہوکے اس کا یہہ فرض ہو۔ (۲) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی یگانگت کی شرط ایک معجزہ ہو۔ وہ شرط کیا ہو ؟ پطرس کی مثال دیکھو۔ مسیح نے اس کو اسی الٰہی ایمان کے اقرار کے سبب سے اپنی کلیسیا کا پہلا پتھر تبلایا۔ پطرس نے اقرار کیا کہ "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہو"۔ اور اسی ایمان کے جواب پر مسیح نے کہا کہ "جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہو تجھ پر یہہ ظاہر کیا" اسی الٰہی ایمان سے پطرس اور دوسرے رسول (دیکھو متی ۲۸: ۱۸) اور (افسیوں ۲: ۲۰) اس پاک عمارت کے پہلے پتھر گنے جاتے

تھے اور ان کے بعد دوسرے شاگرد اس میں شریک ہوجاتے مسیح کلیسیا کا بانی ہے۔ سو اس کے دوسرا بانی نہیں اور دوسری بنیاد نہیں۔ اور جو اس بنیاد میں شریک ہونا چاہے اس کو ضرور ہے کہ وہی ایمان اور اقرار ہو جیسا پطرس کا تھا۔ یہہ ہمارا مطلب نہیں کہ ایمان کا اقرار جوں کا توں حرف بحرف پطرس کے اس اقرار کی مانند ہو۔ پطرس نے خود اپنے اس اقرار کا پورا مطلب نہیں سمجھا۔ کیونکہ کوئی صاف ثبوت نہیں ہے کہ یہہ عظیم خیال کہ مسیح خدا کا ابدی بیٹا تھا اس کے دل میں آیا لیکن یقیناً اس کے ایمان میں اتنی خاصیت اور قدرت تھی کہ وہ اپنے تئیں مسیح کے نثار کرے۔ اور ہر ایک ایسا ایمان اور فرمانبرداری دلی سچائی سے دکھاتا ہے۔ مسیح کی کلیسیا میں شریک ہونے کی قابلیت رکھتا ہے چنانچہ ایسے ایمان میں کچھ نہ کچھ صفت ہے جو خدا سے ہے (۳) پھر ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ کلیسیا پر معجزانہ طاقت عنایت ہوئی۔ وہ خدا اور آدمی سے تعلق رکھتی ہے اور یہہ تعلق ایک الٰہی قدرت پر منحصر ہے جو مسیح کی حضوری اور اس کی روح کی بخشش سے ہے۔ مسیح اپنی تعلیم میں یوں کہتا ہے کہ "جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے درمیان ہوں" (متی ۱۸: ۲۰) مسیح کے نزدیک اپنے لوگوں کی شراکت ایسی عجیب ہے اور اس کی بادشاہت کے لئے ایسی ضرور اور قیمتی ہے کہ وہ اپنی جماعت میں ہاں اگر صرف دو یا تین حاضر ہوں اپنے تئیں شریک کر دیتا ہے۔ اس لئے یہہ پرانے مسئلہ مشہور ہیں کہ "جہاں تین ہیں وہاں مسیح ہے" اور "جہاں مسیح ہے وہاں کلیسیا ہے" یہہ مسیح کی حضوری کلیسیا کے لئے اختیار اور زندگی کا چشمہ ہے۔ اور روح کی بخشش جو مسیح کی حضوری کے ساتھ رہتی ہے کلیسیا کے نور کا سوتا ہے جس سے ہمت اور تسلی اور دانائی اور آدمیوں کے دلوں کے جانچنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے اور مسیح نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد کلیسیا کے بیچ میں جو جمع تھے آکے کہا کہ "تم پر سلام جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں اور یہہ کہکر اس نے ان پر پھونکا۔" اور اس نے کہا کہ "تم روح قدس لو" (یوحنا ۲۲: ۲۳-۲۴) اب ہم ان الٰہی قدرتوں کو جو اس روحانی تاثیر سے ملیں دریافت کرینگے ؎

(۱) وہ خدا کے ساتھ غالب آنے والی قوت رکھتی ہے کہ "اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے ملکر دعا مانگیں وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کے لئے ہوگی (متی ۲۸: ۱۹) دعا میں دلی شراکت خدا کے پاس خاص طاقت ہے۔ ہاں اگر بہت تھوڑے شریک ہوویں تو بھی مسیح ان سے مل جاتا ہے اور جس جماعت میں مسیح حاضر ہو کے دعا کرنے کو ترغیب دیتا ہے ایسی دعائیں خدا بیشک سُنیگا اور مسیح کا وعدہ جو (متی ۲۸: ۲۰) میں ملتا ہے "عام نماز کی سند" کہلاتا ہے ؎

ڈاکٹر احمد شاہ شایق کے نوٹس کا جواب

اس کا مفصل جواب تو واعظ صاحب ہی دینگے اور امید ہے کہ نہایت مدلل اور فصیح اور بلیغ طرز سے دیں گے۔ ہمارے متعلق جتنی بات ہے وہ یہہ ہے کہ ہم صرف حضرت کے معجزات کے ہی منکر نہیں بلکہ اس بات کے بھی منکر ہیں کہ امہات المومنین کے دوسرے نکاح نہ کرنے کی وجہ یہہ تھی کہ "ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ بیوہ اور آزاد رہکر اسلامی مشنری بنیں" کیونکہ محمد صاحب نے اسلامی مشنری بننے کی نسبت چند ایسے الفاظ فرمائے تھے کہ لوگ اسلامی مشنری بننے سے ہزار کوس دور بھاگتے ہونگے حضرت نے فرمایا تھا کہ یہہ دین رونق پائیگا فاسق و فاجر سے (بخاری جلد پنجم صفحہ ۱۴۲- اِن اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر الی آخرہ) پس آسانی سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جب امہات المومنین نے سُنا ہوگا کہ اسلام کو رونق دینے والوں کی نسبت حضرت کا خیال کچھ اچھا نہیں ہے بلکہ وہ رونق دینے والے اور تائید کرنے والے کو فاسق کہتے ہیں تو امہات المومنین اسلامی مشنری بننے کی ہرگز آرزو نہ رکھتی ہونگی اور اسلامی مشنریوں اور اسلام کے رونق دینے والوں کی نسبت محمد صاحب کا بدظن ہونا کچھ بیجا نہ تھا کیونکہ اسلام کے بڑے بڑے ارکان جو اسلامی مشنری ہونیکا دعویٰ کرتے تھے محض لوٹ مار کے لالچ سے محمد صاحب کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے تھے۔ ادھر آنحضرت تھے اوّل درجہ کے تاڑنے والے۔ بھانپ گئے کہ کون دنیوی اسباب کی تلاش میں آیا ہے اور کس نے قتل کے خوف سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ مکہ سے بھاگتے وقت جو لوگ بات کرنے کے بھی روادار نہ تھے بلکہ محمد صاحب کے خلاف ہر طرح کی سازش میں شریک تھے اب وہی لوگ گروہ در گروہ شمشیر خوں آشام سے مغلوب ہوکر اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اور اسلامی مشنری بننا فخر و عزت کا سبب سمجھتے تھے۔ رسول کریم کی دانائی اور لیاقت پر ہزار آفرین کہ ایسا فاتحانہ اور فیاضانہ سلوک کیا اور ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ ان لوگوں کے دلوں کے تسخیر کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑی مگر شاباش اِن اسلامی مشنریوں کو کہ وقتاً فوقتاً اپنی گندم نمائی

جو فروسنی کو ظاہر کر ہی دیتے تھے۔ اگر ہم یہہ ثبوت دیں کہ کون کون اصحاب ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ اور تھے تو بہت طوالت ہو جائیگی۔ لہذا ہم صرف حضرت عمر کا مختصر حال بطور نمونہ ذیل میں لکھے دیتے ہیں جو حسب عقیدہ اسلام کل اصحاب کے سردار تھے اور حسب عقیدہ اسلام سب سے پہلے اسلامی مشنری تھے یعنے جس روز سے حضرت عمر مسلمان ہوئے اسلام کی منادی اور اذان ہونے لگی حالانکہ حضرت عمر اسلامی مشنری ہونے کے عرصہ دراز کے بعد ایک توریت کا نسخہ لائے (دیکھو مشکوۃ صفحہ ۲۴ کتاب العلم عن جابر ان عمر بن خطاب اتی ارسول اللہ بنسختہ من التورات الخ) اور رسول خدا کو سُنایا۔ اس توریت کے لانے اور پڑھنے سے حضرت عمر کا مطلب آنحضرت کے دعوئ نبوت کی تکذیب کرنا تھا کیونکہ آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ میری نبوت کی خبر توریت میں موجود ہے اس سے ثابت ہے کہ محمد صاحب ان اسلامی مشنریوں کو خوب جانتے تھے اور ان اسلامی مشنریوں کا علاج بھی محمد صاحب کو خوب یاد تھا وہیں ایک بینترا بدلا اور ذرا غصہ کی نظر سے دیکھا کہ فوراً حضرت ابوبکر نے خوفناک ہوکر حضرت عمر کو خبردار کر دیا کہ میاں عقل کے ناخن لو اور ہوش کی دوا کرو اور حضرت عمر نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو ڈر گئے اور سمجھے کہ کوئی بلا نازل ہونے والی ہے لہذا خدا اور رسول کے غصہ سے پناہ مانگی اور دین اسلام کے برحق ہونیکا اقرار کیا۔ اس قسم کے اقرار سے ثابت ہے کہ نہ حضرت عمر محمد صاحب کو رسول سمجھتے تھے اور نہ محمد صاحب حضرت عمر کو اسلامی مشنری سمجھتے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو محمد صاحب کو قسم کھا کر اس بات کے کہنے کی ضرورت نہ پڑتی کہ اے عمر اگر موسیٰ ہوتے تو تم مجھکو چھوڑکر گمراہ ہو جاتے اس حما سے پورے طور پر ثابت ہے کہ جناب رسول کو اسلامی مشنری حضرت عمر پر کچھ اعتبار نہ تھا۔ اگر اعتبار ہوتا تو آپ قسم کھا کر یہہ نہ فرماتے کہ تم مجھکو چھوڑ کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر کہیں شایق صاحب ایک ہزار روپیہ کے لالچ میں آگر یا اپنے ہم پیشہ بھائی ڈاکٹر صادق علی کے لحاظ سے حضرت عمر کے راستباز اسلامی مشنری ہونے کی تائید کریں گے تو اس سے محمد صاحب کے قول کی تکذیب لازم آئیگی۔

ایک دفعہ واقعہ حدیبیہ کے دن حضرت عمر نے آنحضرت کی نبوت میں صاف وصریح الفاظ میں شک ظاہر کیا تھا دیکھو تفسیر معالم التنزیل فرار النبوی صفحہ ۲۳۲ قال عمر واللہ ماشککت منذ اسلمت الایومئذ کہا حضرت عمر نے کہ تمام روزوں سے زیادہ آپ کی نبوت میں مجھے آج کے دن شک ہوا یہاں تو اس اسلامی مشنری نے صاف صاف کہدیا اور کوئی لاگ لپیٹ نہیں رکھی پس جبکہ سردار اصحاب محمد صاحب کے ساتھہ اس قسم کا مجادلہ اور مقابلہ کیا کرتا تھا تو اصحاب مقلد اور دیگر اشخاص کے حالات آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ کیسے ہونگے۔ ان حالات کو دیکھکر محمد صاحب نے سمجھ لیا ہوگا کہ اسلام کے پھیلانے والے فاسق و فاجر ہونگے اور امہات المومنین نے ایسے عہدہ پر مامور ہونا شایان شان نہ سمجھا ہوگا۔

ڈاکٹر صادق علی صاحب نے خداوند یسوع مسیح کی شان مبارک میں جو کفر بکا اور گالیاں اور بد زبانیاں استعمال کیں وہ کوئی نئی بات نہیں وہ تو محمدیت کا خاصہ ہے۔ پنجاب گورنمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا حتی کہ پارلیمنٹ تک سے دھکے کھانے کے بعد آخر کسی طرح تو جوش نکالنا ہی تھا مگر پھر بھی تلوار کے زمانہ کی حسرتیں دل ہی میں رہ گئی ہونگی۔ آخر میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ جب واعظ صاحب کو معلوم ہوا کہ آپ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن میں تشریف لے آئے ہیں تو نہایت عمدہ الفاظ میں آپ کو مبارکباد اور خوشخبری لکھی۔ حالات معلوم نہ ہونے کی حالت میں یونی ٹیرین کہنے سے کوئی قانونی مواخذہ نہیں ہو سکتا اور چونکہ واعظ صاحب پر کوئی قانونی مواخذہ نہیں ہو سکتا مگر آپ اپنی طرف سے نوٹس دے چکے ہیں اس لئے واعظ صاحب کو آپ پر نالش کرنے کا ازروئے قانون کے حق حاصل ہوگیا اور یہہ ایک عجیب لطف کی بات ہے کہ وہ بھی زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند نالش کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کوئی بھڑکتا ہوا مضمون اُن کی نذر کر دینگے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرینگے۔

راقم

رامانند۔ انور ضلع

اطلاع

نمبر ۱۲۱۷ مورخہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

چونکہ آنریبل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اطلاع پہنچی ہے کہ پنجاب سے جو لوگ ترک وطن کر کے مشرقی افریقہ کو گئے ہیں اور وہاں مر گئے ہیں ان کی بڑی بھاری مجموعی مالیت کی جائداد محـ[illegible] تارک الوطناں کراچی کے پاس غیر تقسیم پڑی ہوئی ہے اس وجہ سے کہ وہ متوفی تارک[illegible] کے ورثا کا پتہ غلط حلیہ دینے کے سبب نہیں معلو[illegible] کر سکے اسلئے تمام اشخاص کو جو ترک وطن کر کے افریقہ کو جانیکا ارادہ رکھتے ہوں مطلع کیا جاتا ہے کہ حالا[illegible] محض اُنکے خاندانوں کے فائدہ کیلئے دریافت کئے جاتے [illegible] تارک الوطنوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کراچی میں جو رجسٹری غلط [illegible] اس سے صرف انکے ورثا کو ہی نقصان پہنچیگا۔

دستخط آر۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ جوڈیشل جنرل سکریٹری گو[illegible]

بقیہ

قدیم آریہ قوم کی دینی حالت

سوال ۷۔ اگر انہوں نے تمام الوہیت اپنے معبود کو محبوب کرکے اس کی پرستش کی ہے تو ان کو موحد کہنے میں کونسی قباحت ہے۔

جواب۔ خالق کی صفات مخلوق کو محبوب کرنے میں جو قباحت ہوتی ہے وہی قباحت انکے مذہب میں تھی۔ خدا میں خدائیت محبوب نہ کرنیکی وجہ سے ہم ان کو موحد نہیں کہہ سکتے۔

سوال ۸۔ ان کے مذہب اور بت پرستوں کے مذہب میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ بت پرست مادہ میں الوہیت کو محبوب کرتے ہیں۔ انہوں نے مادہ۔ یا مادی طاقتوں میں الوہیت محبوب کی لہذا ان کے مذہب اور بت پرستوں کے مذہب میں بہت تھوڑا فرق ہے؟

سوال ۹۔ قدیم آریوں کی سب سے بڑی دینی رسم کیا تھی؟

جواب۔ آریہ قوم کی مختلف شاخوں کی قدیم تصانیف کو پڑھنے سے ظاہر ہے کہ ان کی سب سے بڑی اور متبرک [illegible]انی تھی۔ وہ اپنے معبودوں کو خوش کرنے کے لئے قربانی [illegible]تے تھی۔

سوال ۱۰۔ قربانی میں وہ کون کون سے اشیاء چڑھاتے تھے

جواب ۱۔ حیوان اسکا ثبوت۔ رگوید۔ اوستہ۔ اور تمام آریہ کتابوں میں ملتا ہے۔ ۲۔ سوم رس رگوید میں اس کا بے حد بیان ہے۔ ژنداوستہ میں اس کو ہوما کہا گیا ہے۔

راقم

پادری بی۔ بی۔ رائے

سہارنپور

اہل فارس او اہل ہنود کی موافقت و ناموافقت

سوال ۱۔ آریہ قوم کی مختلف شاخوں کی جدائی کے بعد کونسی دو شاخیں زیادہ عرصہ تک وسط ایشیا کے آبائی وطن میں اکٹھی رہیں؟

جواب۔ اہل فارس اور اہل ہنود۔

سوال ۲۔ اہل فارس اور اہل ہنود کے بہت عرصہ تک فراہم رہنے کی چند دلایل دو۔

جواب ۱۔ ان کے قومی نام۔ اہل فارس نے اپنے تیں آریہ کہا ہے۔ اور ویدک رشیوں نے اپنے تیں اریہ اور آریہ کہا ہے۔

۲۔ ان کی زبان۔ پنجابی اور ہندی زبان میں جسقدر موافقت ہے۔ قدیم اوستک اور سنسکرت زبانوں میں بھی قریبًا اسی قدر موافقت پائی جاتی ہے۔

۳۔ ان کے معبود۔ اہل ہنود کا ہمدان اسر۔ ورون۔ اہل فارس کا آہُر مزد ویدک مترا۔ اوستک متھرا۔ ویدک برتر کا مارنے والا۔ اندر یا برترگھنا۔ اوستک ویرترگھنا۔ ویدک وایو۔ اوستک ویو۔ ویدک نراشنسا اوستک نریاسنگھ یا۔ ویدک اریاما۔ اوستک اریمن ویدک جم۔ اوستک جم۔ ویدک سوما۔ اوستک ہوما۔ ویدک ساری خلقت کی نسل کا رکھنے والا۔ ناوا پند لشیت۔ اوستک ناوانا جو درشٹ ویدک ترتیا یا تیرتین۔ اوستک تھرتیا۔ یا تھریتن۔ ویدک ترتیا اپتیہ کی نسل سے۔ اوستک تھریتن اتھویہ کی نسل۔ ویدک ترتیا نے ایک سات دم والے اژدہے کو مارا۔ اوستک تھریتن نے تین سر اور چھ دم والے اژدہے کو مارا۔

۴۔ ان کے معبودوں کے لقب۔ اہل فارس نے اپنے معبودوں کو آہُر و لقب سے ملقب کیا۔ رگوید کے رشیوں نے اندر۔ ورون۔ میترا۔ ماروت۔ سوشیوا پرجاپتی۔ اگنی۔ سرسوتی۔ ساوتری۔ پرجنیا۔ وغیرہ دیوتاؤں کو۔ آسُر لقب سے ملقب کیا۔

۵۔ چند اشخاص کے نام دونوں قوموں میں ملتے ہیں مثلاً۔ ویدک انگیرا۔ اوستک انگرا۔ ویدک اوشنا (پران کے مطابق اسروں کا گرو شکراچارج) یا کسی اوشنا (دیتیہ نرسنگھتا) اہل فارس کا کب اوش یا دحال کاوش، ویدک اشتشوا۔ ژند مذہب پھیلانے والا وشتشوا۔

۶۔ چند صوبوں اور دریاؤں کے نام۔ ویدک سپت سندھو۔ اوستک ہفت ہندو۔ اوستک ہرخیتی صبح کے نام سے پنجاب کی ایک ندی کا نام وید میں سرسوتی رکھا گیا۔ اوستک ہراو صبح کے نام سے وید میں سریو ایک ندی کا نام رکھا گیا جسکو عموماً لوگ سرجو کہتے ہیں۔

۷۔ دونوں قوم کی رسومات۔ ویدک رشی دو لکڑیوں کو گھسکر آگ بناتے تھے۔ اہل فارس بھی اسی ہی طرح کرتے تھے۔ ہندو اگنی ہوتری۔ اپنے گھر میں پاک آگ کو رکھتے تھے۔ اہل فارس بھی اپنے گھر میں پاک آگ کو قایم کرتے تھے۔ اہل ہنود ایک خاص عمر میں لڑکے کے گلے میں جنو ڈالتے۔ اہل فارس بھی ایسا ہی کرتے ہیں فارسیوں کی ایجیشنے نام رسم۔ ویدک جوتشتم نام رسم کے ساتھ بہت ہی مطابقت رکھتی ہے۔ فارسیوں کی افرنگان درون۔ گھنبور۔ یہ تینوں رسوم ویدک آپری۔ درس پورنماسی اور چترماس یگیوں سے مطابقت رکھتی ہے۔ ویدک سوما کی قربانی اوستک ہوما کی قربانی ہے۔ ویدک کے مطابق سوما اور اوستہ کے مطابق ہوما ایک درخت کا نام ہے۔

واقعات اور رائیں

افسوس ہے کہ دسمبر کا مہینہ بھی گذر گیا اور جنوری سنہ ۱۹۰۰ء چڑھ گیا مگر بارش کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آتا۔ فصلیں جو اُگی ہوئی اور ہری نظر آتی تھیں کچھ تو دیمک کے باعث اور کچھ بارش نہ ہونے کے باعث خشک سردی سے خراب ہونے لگی ہیں۔ اور اگر چند روز تک ایسا ہی حال رہا اور خدا نے اپنے بڑے فضل سے بارش کو نازل نہ فرمایا تو ایسا سخت کال پڑنے کی امید ہے کہ جو اس ساری صدی میں کبھی نہیں ہوا ہماری دعا ہے کہ خدا رحم کرے اور آسمان سے بارش کو نازل فرما کر قحط کی علامت سے بچاوے ؛

لودیانہ سنڈے سکول کا سالانہ جلسہ

۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو لودیانہ کے گرجا گھر کے نزدیک میدان میں منعقد ہوا۔ یہہ جلسہ بڑی کامیابی سے کیا گیا۔ سب درجوں کے طالب علموں کو انعام دینے اور ان سے گیت سُننے کے بعد چاء اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس عرصے میں شام ہو چکی تھی سڑک کے دوسری طرف ایک شامیانے کے اندر چھوٹے بچوں کے لئے کرسمس ٹری (درخت) بنایا گیا تھا۔ جس پر بچوں کے لئے کھلونے اور مٹھائی کی تھیلیاں لٹکائی ہوئی تھیں۔ روشنی کا بہت عمدہ انتظام تھا۔ سجاوٹ شامیانہ اور درخت کی قابل تعریف تھی چھوٹے بچے انعام اور مٹھائی کی تھیلیاں پا کر بہت خوش اور بشاش نظر آتے تھے۔ اس جلسے سے بہت سے لڑکے اور لڑکیوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے کہ وہ بھی آیندہ سال انڈیا سنڈے سکول یونین کا امتحان دیویں۔ ہمارے خیال میں ہر سنڈے سکول کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ اس قسم کا جلسہ ہونا چاہئے اس سے لڑکے اور لڑکیاں نہ صرف خوش ہی ہوتے ہیں بلکہ اس کے بعد سنڈے سکول کے سبقوں میں بھی دل لگاتے ہیں ؛

سب سے پچھلے حساب سے میتھوڈسٹ مشن کے متعلق جنوبی ایشیا میں چھ کانفرنس ہیں جن میں ۲۵۰ ولایتی مشنری اور لیڈیاں اور ۱۴۰ انگلو انڈین لیڈیاں مددگار شامل ہیں ان کو ملا کے کل مشن کے کارگذار ۳۶۰۰ سے زائید ہیں ان میں سے ۱۳۴ دیسی پادری اور ۵۰۰ دیسی مناد ہیں۔ علاوہ دیسی اگزارٹروں کے جو ۷۰۰ کے قریب ہیں اور عیسائی اُستادوں کے جو ۱۱۰۰ کے قریب ہیں کلیسیا کے شرکا کا شمار معہ امیدواروں کے ۳۶۷۹۹ ہے اور جنوبی ایشیا کے کل مشن کے لوگوں کا شمار ۱۰۹۴۸۹ ہے چھوٹے بڑے ۱۲۵۹ مدرسے ہیں جن میں ۳۱۸۹۹ طلبا تعلیم پاتے ہیں اور ۲۴۸۵ سنڈے سکول ہیں جنہیں ۸۳۲۷۹ طلبا کا شمار ہے۔ از مخزن

چین کا بادشاہ ابھی تک نظر بند ہے اور بیچارے کو دن بھر میں تین مرتبہ دو قسم کی ترکاری کچھ تھوڑے سے بھات کے ساتھ کھانے کو دی جاتی ہے یہاں تک کہ بعضے گمان کرتے ہیں کہ اُسے بھوکوں مار ڈالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ وہ کمزور تو تھا ہی اس تکلیف سے اور گر جائیگا۔

اگر جیسا سُننے میں آتا ہے یہہ سب تکلیفیں وہ اس لئے اٹھاتا ہے کہ اس کی طبیعت مسیحی ہوتی جاتی ہے اور اب زیادہ بزیادہ ہے تو ہم اسے مبارکباد کہتے ہیں اور اس کے لئے دعاگو ہیں کہ ہمارا منجی خود اُسکو اپنی ہی تسلی دیوے۔ از مخزن

واقعہ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۰ء نیویارک شہر میں کل فارن مشنز کا ایک کانفرنس قرار پایا ہے شاید اس قسم کا ایسا بھاری جلسہ اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوا۔ اس کانفرنس میں مشنری کام کے ہر پہلو دکھلائے جائیں گے جن پر خوب غور کیا جاویگا جن سے ان نتیجوں کی امید ہے (۱) مشنری کام کے اصول و ڈھنگ بخوبی صفائی سے ظاہر ہو جائیں گے (۲) ایسے ایسے ثبوت پیش کئے جاویں گے کہ تمام دانشمند قایل ہو جاویں کہ اس کام کا کیا زور ہے اور اس کے نتایج کیسے بھاری ہوئے ہیں (۳) ان سب میں باہمی میل کا کوئی عملی طریقہ نکلے۔ از مخزن

سب سے چھوٹی جمہوری ریاست۔ دنیا میں سب سے چھوٹی جمہوری ریاست فرانس اور اسپین کے درمیان سلسلہ کوہ پیرنیز کی چوٹیوں پر واقع ہے اس کا نام گوسٹ ہے اس کا رقبہ دو سوا ایکڑ اور آبادی ۱۰۵ آدمیوں کی ہے جو ۱۲ گھروں میں رہتے ہیں۔ یہہ قصبہ سطح سمندر سے تین ہزار فٹ بلند ہے اسکی آب و ہوا نہایت جانفزا و صحت بخش ہے اور اکثر یہاں کے باشندوں کی عمریں سو سال سے متجاوز ہوتی ہیں۔ یہاں کی عورتیں جو خوبصورتی میں مشہور ہیں فرانسیسوں یا ہسپانیوں سے اپنی شادی کرتی ہیں۔ اس مقام کی زمین بہت زرخیز نہیں ہے اس وجہ سے یہاں کی زراعتی پیداوار یہیں کے لوگوں کی شکم سیری کو کفایت کرتی ہے۔ یہہ ریاست زمانہ دراز سے خود مختار چلی آتی ہے اور یہہ کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی یہہ جمہوری حیثیت کب سے شروع ہوئی ہے ؛

خدیو مصر جزیرہ روڈز کی سیر کر کے قاہرہ میں واپس آگئے قسطنطنیہ نجا سکے کیونکہ سلطان سے شکر رنجی ہے ؛

اشتہار

ایک لایق اور تجربہ کار ڈاکٹر یا کمپونڈر مشن ڈسپنسری ربوپورہ کیواسطے جلد درکار ہے۔ سایل اپنی درخواست معہ اسناد ذیل کے پتہ پر روانہ کرے۔ اور یہہ ظاہر کرے کہ اُس کو انجیل کی خدمت کا شوق ہے۔ یا نہیں۔

الراقم

(پادری) تفضل حق انچارج انگرام اسسٹنٹ مشن ربوپورہ ضلع بلندشہر

اطلاع

دی جاتی کہ جو اخبار بنام تحفہ سرحد بنوں سے نکلنے والا تھا وہ ابھی جاری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اڈیٹر صاحب یہاں آنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی لایق کاتب بھی نہیں ملتا ؂

الراقم

عتیق اللہ

اخبار مدراس ٹائمز نے اپنے نامہ نگار لندن کے اعتبار پر لکھا ہو کہ لارڈ کرزن صاحب نے ہوم گورنمنٹ سے اجازت طلب کی ہو کہ اس نئے سال میں امیر صاحب کی ملاقات کے لئے افغانستان تشریف لے جاویں۔ لارڈ کرزن صاحب پہلے بھی امیر صاحب کے یہاں مہمان رہ چکے ہیں۔ نہیں تو یہہ خبر غلط معلوم ہوتی ہو۔ امیر کابل تو اس بات سے نہایت خوش ہونگے کہ حضور والیسرائے جیسے بلند مرتبت اور عالی رفعت صاحب کی ملاقات کیلئے کابل میں قدم رنجہ فرمائیں ؂

رسید زر

پادری۔ جی۔ این۔ ہانڈ صاحب فیروزپور۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	عہ
مسٹر بھگتو مل۔ لائل پور۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	۱۰ ار
ماسٹر ایم۔ سی۔ نیوٹن۔ مین پوری	عہ
پادری۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ مچل صاحب مین پوری۔ بابت سنڈے سکول	مہ
بابو۔ ڈبلیو۔ ریچرڈ۔ رام باغ	سے
مسٹر طالب الدین۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ بلندشہر	للعہ
مسٹر جی سموایل صاحب۔ سکندرآباد	عہ
مسٹر پربوناتھ۔ رائے پور	عہ
ڈاکٹر۔ ٹی۔ ایل۔ پینل صاحب۔ بنوں	لعہ
مسٹر ٹھاربنی صاحب۔ سرینگر کشمیر	سے
ڈاکٹر ایس۔ ڈیوڈ صاحب۔ دہلی	عہ
پادری متھیاس صاحب۔ روپڑ	مہ
پادری اے۔ ای۔ ڈے۔ صاحب پشاور	سے
مس ہنری اٹامور صاحبہ۔ گوجرانوالہ	عہ
ڈاکٹر لیچ میٹرنیٹر صاحب۔ جلالپور جٹاں	عہ
قاضی خیراللہ صاحب۔ نوشہرہ	عہ
مس۔ ایس۔ اے۔ ینگ صاحبہ۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	عہ

نوٹ۔ اگر کسی صاحب نے فی الحال روپیہ بھیجا ہو اور رسید زر میں ان کا نام نہ ہو تو اطلاع دیں ؂

ممالک غیر کی رسید۔ اگر کوئی چیز کسی ایسے غیر ملک کو بھیجی جائے جسکا تعلق ڈاکخانہ سے ہو اور یہہ منظور ہو کہ رجسٹری کی رسید مکتوب الیہ کی دستخطی حاصل ہو تو فرستندہ کو محصول ڈاک اور فیس رجسٹری کے علاوہ دو آنہ زیادہ دینے پڑینگے اور اگر کوئی رجسٹری اس خاص فیس کے بغیر بھیجہ ہی گئی ہو اور بعد میں فرستندہ مکتوب الیہ کی رسید حاصل کرنا چاہے تو اسوقت بھی ڈاکخانہ میں دو آنہ یا ایک آنہ ادا کرنے پر رسید منگوا دیجا سکتی ہو ؂

نوٹس

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ تخفیف قیمت اخبار نورافشاں کا اشتہار صرف سنہ ۱۸۹۹ء کے لئے تھا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں کسی کو قیمت تخفیف نہیں ہوگی۔ اور جن صاحبوں نے صرف درخواست کرکے اخبار منگوالیا ہو لیکن سنہ ۱۸۹۹ء میں قیمت نہیں بھیجی ان کو بھی پوری قیمت دینی ہوگی۔ کیونکہ شرط پیشگی قیمت ارسال کرنیکی تھی۔

المشتہر

اسسٹنٹ منیجر نورافشاں

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	سے
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	۲ ر
بغیر ضمیمہ	۲ ر
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایکہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	۱۲ ر
بغیر ضمیمہ	۱۲ ر
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	۱۴ ر
بغیر ضمیمہ	عہ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؂